Gmail

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

FW: استفتاء

Mahmood Ul hasan <free2mahmood@yahoo.com> 4 September 2016 at 11:13
Reply-To: Mahmood Ul hasan <free2mahmood@yahoo.com>
To: daruliftadarululoom <daruliftadarululoom@gmail.com>

print

On Saturday, September 3, 2016 4:35 AM, daruliftadarululoom <daruliftadarululoom@gmail.com> wrote:

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ٥/١٨٣١

Sent from my Samsung device

-------- Original message --------
From: Mufti Muhammad Taqi Usmani <muhammad_taqi@cyber.net.pk>
Date: 31/08/2016 14:19 (GMT+05:00)
To: daruliftadarululoom@gmail.com
Subject: FW: استفتاء

From: akram ufiyaanhu [mailto:akramufiyaanhu@gmail.com]
Sent: Tuesday, August 30, 2016 6:29 PM
To: muhammad_taqi@cyber.net.pk
Subject: استفتاء

(١) ہمارے مدرسہ شہر کے اندر واقع ہے یہ مدرسہ بلا طعام و قیام چلتا ہے اس میں عربی پنجم تک کی تعلیم ہےمدرسہ کے قریب میں دو مسجدیں ہیں جن میں نمازیں خصوصا عشاء مدرسہ کی تعلیم کے لحاظ سے بہت جلد ہوتی ہے۔ نیز اسکے علاوہ چند اور وجوہات و مصالح کی بناء پر طلباء کو ظہر عشاء روزانہ اور کبھی کبھار دوسری نمازیں مدرسہ میں با جماعت ادا کروائی جاتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ طلبا اور نگراں مدرسین کا قریبی مسجد چھوڑ کر مدرسہ میں پابندی سے نماز ادا کرنا کیسا ہے ؟ اس میں کوئی کراہت تو نہیں ؟

مدرسہ میں نماز ادا کرنے کی اہم وجوہات و مصالح

* مغرب کے بعد تکرار و سبق یاد کرنے کے لئے زیادہ وقت ملتا ہے جب کہ مسجد میں عشاء کی نماز ادا کرنے سے مشکل سے ساٹھ منٹ ملتے ہیں۔

(٢) *مدرسہ میں امامت طلبا کرتے ہیں جس سے انکو مشق ہو جاتی ہے اور نماز کی اصلاح ہوتی ہے اسی طرح تمام طلبا کی نماز کی نگرانی ہو جاتی ہے اور کوتاہی پر تنبیہ کی جاتی ہے بر خلاف مسجد کے۔

*ماحول نازک اور دین سے دور ہونے کی وجہ سے طلبا کو رات ١٠.٣٠بجے سے زیادہ نہیں روک سکتےاس لئے مغرب کے بعد زیادہ وقت دینا ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) جماعت کی نماز مسجد میں پڑھنا مسنون ہے، اور سخت عذر کے بغیر مسجد کی جماعت ترک نہیں کرنی چاہئے۔ بلا عذر مسجد کی جماعت ترک کرکے مدرسہ وغیرہ میں جماعت کرنے سے اگرچہ جماعت کی فضیلت تو حاصل ہو جائے گی لیکن جو فضیلت مسجد کی جماعت کی ہے وہ حاصل نہ ہوگی لہٰذا مسجد کی جماعت کو ترک کرنے کی عادت بنالینا درست نہیں۔ سوال میں مذکور وجوہات اور مصالح بھی مستقلاً مسجد کی جماعت ترک کرنے کے لئے معتبر عذر نہیں، بلکہ اس میں عوام میں غلط فہمی پیدا ہونے کا قوی خطرہ ہے، اس لئے صورتِ مسئولہ میں بہتر اور افضل یہی ہے کہ یا تو مدرسہ ہی میں مسجد کا کوئی انتظام کرلیا جائے یا کسی قریبی مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں، ہاں البتہ اگر کچھ لوگوں کو کبھی کچھ عذر ہو تو وہ اپنی جگہ میں نماز باجماعت ادا کرسکتے ہیں۔

(۲) طلبہ کے مشق وغیرہ کے لئے کوئی دوسرا مناسب انتظام کیا جاسکتا ہے۔ نیز ماحول کی نزاکت کی وجہ سے اگر رات کو جلدی چھٹی دینا ضروری ہو تو اسکی ایک صورت یہ بھی اختیار کی جاسکتی ہے کہ طلبہ سنتیں مدرسہ میں پڑھکر اساتذہ کرام کی نگرانی میں جماعت کے وقت مسجد میں پہنچے اور فرض پڑھکر مدرسہ میں آجائیں پھر اپنے تکرار وغیرہ مکمل کرکے گھر جاکر بقیہ سنتیں اور وتر پڑھ سکتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/ذوالحجہ/۱۴۳۷ھجری

1/اکتوبر/2016/عیسوی

الجواب صحیح

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/ذوالحجہ/۱۴۳۷ہجری

۱/اکتوبر/2016/عیسوی